امام بخاری رحمہ اللہ کی طرف منسوب جھوٹ

غلام مصطفےٰ ظہیر امن پوری

شیخ الاسلام، سید الفقہا، امیر المومنین فی الحدیث، امام بخاری کی شخصیت محتاجِ تعارف نہیں۔ آپ بلند پایہ فقیہ، محدث اور مجتہد تھے۔ صحیح بخاری آپ کی فقہ کا عظیم شاہکار ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تا قیامت آپ کے علم و عمل کو صالحین کے لیے باقی رکھا ہے۔ آپ کی تصنیفِ لطیف کو بارگاہِ خداوندی میں ڈھیروں برکات کا حصہ عنایت کیا گیا ہے۔ ایسا بے مثال حسنِ قبولیت نصیب ہوا کہ آج بھی لوگ اس سے ہدایت پا رہے ہیں۔

لیکن حدیث کے دشمنوں کو آپ کی شخصیت ایک نظر نہیں بھاتی۔ دنیا میں ایسے ناعاقبت اندیش اور حاسدین بھی گزرے ہیں، جنھوں نے جھوٹ بول کر یہ باور کرانے کی ناکام اور مذموم کوشش کی کہ آپ مجتہدانہ صلاحیت نہیں رکھتے تھے۔ اس کی ایک مثال ملاحظہ فرمائیں:

علامہ سرخسی حنفی (م:483ھ) نے لکھا ہے:

وَلَوْ أَنَّ صَبِيَّيْنِ شَرِبَا مِنْ لَّبَنِ شَاةٍ أَوْ بَقَرَةٍ؛ لَمْ تَثْبُتْ بِهٖ حُرْمَةُ الرَّضَاعِ؛ لِأَنَّ الرَّضَاعَ مُعْتَبَرٌ بِالنَّسَبِ، وَكَمَا لَا يَتَحَقَّقُ النَّسَبُ بَيْنَ آدَمِيٍّ وَّبَيْنَ الْبَهَائِمِ؛ فَكَذٰلِكَ لَا تَثْبُتُ حُرْمَةُ الرَّضَاعِ بِشُرْبِ لَبَنِ الْبَهَائِمِ، وَكَانَ مُحَمَّدُ

ابْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ، صَاحِبُ التَّارِيخِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ : تَثْبُتُ الْحُرْمَةُ، وَهٰذِهِ الْمَسْأَلَةُ كَانَتْ سَبَب إِخْرَاجِهِ مِنْ بُخَارٰى، فَإِنَّهٗ قَدِمَ بُخَارٰى فِي زَمَنِ أَبِي حَفْصٍ الْكَبِيرِ رَحِمَهُ اللّٰهُ، وَجَعَلَ يُفْتِي، فَنَهَاهُ أَبُو حَفْصٍ رَّحِمَهُ اللّٰهُ، وَقَالَ لَسْتَ بِأَهْلٍ لَّهٗ، فَلَمْ يَنْتَهِ حَتّٰى سُئِلَ عَنْ هٰذِهِ الْمَسْأَلَةِ، فَأَفْتٰى بِالْحُرْمَةِ، فَاجْتَمَعَ النَّاسُ وَأَخْرَجُوهُ.

''اگر دو بچے کسی ایک بکری یا گائے کا دودھ پئیں تو اس سے حرمتِ رضاعت ثابت نہیں ہوگی، کیونکہ رضاعت کا اعتبار نسب میں ہوتا ہے اور جس طرح آدمی اور مویشیوں کے درمیان نسب قائم نہیں ہوسکتا، اسی طرح مویشیوں کا دودھ پینے سے حرمتِ رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔ لیکن صاحبِ تاریخ، امام محمد بن اسماعیل بخاری رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ اس طرح حرمت ثابت ہو جاتی ہے اور یہی مسئلہ ان کے بخارىٰ سے نکالے جانے کا سبب بنا۔ وہ بخارىٰ میں ابوحفص کبیر رحمہ اللہ کے دَور میں آئے اور فتوىٰ دینا شروع کر دیا۔ ابوحفص رحمہ اللہ نے انہیں منع کیا اور کہا کہ آپ افتا کے اہل نہیں۔ اس کے باوجود امام صاحب فتوىٰ دینے سے نہیں رُکے، حتی کہ آپ سے یہی مسئلہ دریافت کیا گیا تو آپ نے حرمت ثابت ہونے کا فتوىٰ دیا۔ اس پر لوگ جمع ہوگئے اور آپ کو بخارىٰ سے نکال دیا۔''

(المبسوط :297/30، تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق للزيلعي الحنفي :

186/2، البحرالرائق شرح كنز الدقائق لابن نجيم الحنفي : 246/3)

یہ کائنات کا سب بڑا جھوٹ ہے، جسے سرخسی حنفی نے وضع کیا ہے۔ دراصل یہ حضرات محدثین کے خلاف ایسی نامراد اور توہین آمیز کوششیں کرتے رہتے ہیں۔ ہمیشہ سے ان کا پروپیگنڈا رہا ہے کہ عوام الناس کے ذہنوں میں یہ بات ڈال دی جائے کہ محدثین مجتہدانہ شان نہیں رکھتے تھے اور فقہ اسلامی سے کورے تھے، دین سمجھانے کا ٹھیکہ تو ہم نے لے رکھا ہے۔ حالانکہ یہ کم علم و عمل حدیثیں انہی محدثین کرام سے لیتے ہیں۔

مکھی پر مکھی مارتے ہوئے شارحِ ہدایہ، ابن ہمام حنفی (790-861ھ) نے تو حد ہی کردی، لکھتے ہیں:

وَمَنْ لَّمْ يَدِقَّ نَظَرُهٗ فِي مُنَاطَاتِ الْأَحْكَامِ وَحِكَمِهَا، كَثُرَ خَطَؤُهٗ.

”جو شخص احکام کی علتوں اور حکمتوں میں دقتِ نظری سے کام نہیں لیتا، وہ بہت زیادہ غلطیاں کرتا ہے۔“ (فتح القدير : 457/3)

علامہ عبدالحی لکھنوی حنفی رحمہ اللہ (م: 1304ھ) اپنے اصحاب کی جہالت و کم فہمی پر یوں تبصرہ کرتے ہیں:

وَهِيَ حِكَايَةٌ مَّشْهُورَةٌ فِي كُتُبِ أَصْحَابِنَا، ذَكَرَهَا أَيْضًا صَاحِبُ الْعِنَايَةِ وَغَيْرُهٗ مِنْ شُرَّاحِ الْهِدَايَةِ، لٰكِنِّي أَسْتَبْعِدُ وُقُوعَهَا بِالنِّسْبَةِ إِلٰى جَلَالَةِ قَدَرِ الْبُخَارِيِّ وَدِقَّةِ فَهْمٍ وَّسِعَةِ نَظْرِهٖ وَغَوْرِ فِكْرِهٖ، مِمَّا لَا يَخْفٰى عَلٰى مَنِ انْتَفَعَ

بِصَحِيحِهِ .[1]

''ہمارے اصحاب کی کتابوں میں یہ حکایت مشہور ہے۔صاحبِ عنایہ اور دیگر شارحین ہدایہ نے اسے ذکر کیا ہے۔لیکن میرے نزدیک امام بخاری رحمہ اللہ کی جلالتِ قدر، دقتِ فہمی، وسعتِ نظری اور نکتہ شناسی کی موجودگی میں اس بات کا وقوع محال ہے۔ یہ ایسی بات ہے، جو صحیح بخاری سے استفادہ کرنے والے شخص سے مخفی نہیں۔''

(الفوائد البهيّة في تراجم الحنفيّة، ص : 18)

معلوم ہوا کہ ان حاسدوں نے امام بخاری رحمہ اللہ کی صحیح کو پڑھا اور سمجھا ہی نہیں، ورنہ امام صاحب کی فقاہت اور ان کے اجتہاد کے حوالے سے اس طرح کی جھوٹی حکایات نہ گھڑتے۔محدثین کرام اس طرح کی باتوں سے مبرا ہیں۔